بسم اللہ الرحمن الرحیم

نابالغ کو ملازم رکھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

نابالغ کو ملازمت پر رکھنا کیسا؟

جواب

اگر نابالغ سمجھدار بچہ ہے، اور اس کے ولی کی اجازت سے، ملکی قوانین کا خیال رکھتے ہوئے، اسے ایسے کام پر اجیر رکھا، جو اس کی قدرت میں ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے"وأما البلوغ فليس من شرائط الانعقاد ولا من شرائط النفاذ عندنا، حتى إن الصبي العاقل لو أجر ماله أو نفسه فإن كان مأذونا ينفذ وإن كان محجورا يقف على إجازة الولي عندنا"ترجمہ: بہر حال بلوغ تو ہمارے نزدیک نہ یہ شرائط انعقاد میں سے ہے نہ ہی شرائط نفاذ میں سے، یہاں تک کہ اگر سمجھدار بچہ اپنے مال یا جان (خود کام کرنے) کا اجارہ کرلے، تو اگر اسے ولی کی طرف سے اجازت ہو تو اجارہ نافذ ہو جائے گا اور اگر مجور (ولی کی طرف سے ممانعت) ہو تو ہمارے نزدیک ولی کی اجازت پہ موقوف ہو گا۔ (بدائع الصنائع، جلد 4، صفحہ 16، مطبوعہ: کوئٹہ)

چنانچہ بہار شریعت میں ہے"عاقل ہونا یعنی مجنون اور ناسمجھ بچہ نے اجارہ کیا وہ منعقد ہی نہ ہوگا۔ بلوغ اس کے لیے شرط نہیں یعنی نابالغ عاقل نے اپنے نفس کے متعلق اجارہ کیا یا مال کے متعلق کیا اگر وہ ماذون ہے یعنی اُس کے ولی نے اُسے اجازت دیدی ہے تو اجارہ منعقد ہے اور اگر ماذون نہیں ہے تو ولی کی اجازت پر موقوف ہے جائز کر دے گا جائز ہو جائے گا۔ اور اگر نابالغ نے بغیر اجازت ولی کام کرنے پر اجارہ کیا اور اس کام کو کر لیا مثلاً کسی کی مزدوری چار آنے روز پر کی تو اب ولی کی اجازت درکار نہیں بلکہ اجرت کا یہ مستحق ہو گیا۔"(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 108، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فراز عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5496

تاریخ اجراء: 19 ربیع الثانی 1448ھ/02 اکتوبر 2026ء